مالٹا کے وفد کی حضور انور سے ملاقات

گیارہ بجکر بیس منٹ پر ملک مالٹا (Malta) سے آنے والے وفد نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کی سعادت پائی۔

❁...... وفد کے ایک ممبر مارک مونتے بیلو (Mark Montebello) صاحب نے بتایا کہ وہ ایک عیسائی پادری ہیں اور یونیورسٹی آف مالٹا میں فلاسفی پڑھاتے ہیں۔ اس کے علاوہ مقامی اخبارات میں مضامین بھی لکھتے ہیں اور مالٹا میں ایک نقاد پادری کے طور پر بھی جانے جاتے ہیں۔ چرچ کی بعض پالیسیوں پر بھی آزادانہ رائے پیش کرتے رہتے ہیں اور چرچ کی بعض پالیسیوں سے اختلاف بھی رکھتے ہیں اور ان کا اظہار بھی میڈیا وغیرہ پر کرتے رہتے ہیں۔

موصوف نے بتایا کہ جلسہ سے بہت متاثر ہوا ہوں اور جلسہ پر آنے سے پہلے میں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب ''اسلامی اصول کی فلاسفی'' اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کی کتاب ''اسلام اور عصر حاضر کے مسائل'' (Islam's Respons to Contemporary issues) کا مطالعہ بھی کیا۔ جلسہ پر بھی میں نے ''مسیح ہندوستان میں'' اور "Christanity - a journey from Facts to Fiction" مطالعہ کے لئے حاصل کیں اور اس کا مطالعہ بھی کیا۔

انہوں نے اپنے تاثرات بیان کرتے ہوئے کہا کہ اس جلسہ میں شمولیت سے ہمارے جماعت سے متعلق مثبت تاثرات میں مزید اضافہ ہوا ہے اور اب ہم اس بات پر کامل یقین رکھتے ہیں کہ جماعت احمدیہ ایک نہایت امن پسند جماعت ہے اور جماعت کے امام (حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز) کی امن کے قیام کے لئے خدمات قابل قدر ہیں۔

انہوں نے کہا کہ مالٹا میں مسلمانوں کی ایک مسجد ہے اور اس کے امام 35 سال سے مالٹا میں رہ رہے ہیں لیکن اگر ان کی جگہ پر کوئی نیا امام مقرر ہو تو ہمیں خطرہ ہوگا کہ وہ کہیں امن کے خلاف اور مالٹا کے خلاف کوئی اقدامات کر سکتا ہے۔ لیکن جماعت احمدیہ سے ہمیں کوئی خطرہ محسوس نہیں ہوتا اور ہمیں یقین ہے کہ جماعت احمدیہ کی طرف سے ہمیشہ امن و سلامتی کی بات ہوگی اور ہمیشہ مالٹا کے مفاد میں بات ہوگی اور ہمیں جماعت احمدیہ سے کوئی threat محسوس نہیں ہوتا۔

جلسہ کے دوران انہوں نے جماعتی بک سٹال، ہیومینٹی فرسٹ کا سٹال اور بازار بھی دیکھا۔ بازار میں انہوں نے پوچھا کہ اس انگوٹھی پر کیا لکھا ہوا ہے؟ جب مبلغ سلسلہ نے انہیں بتایا کہ یہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا الہام ہے اور پھر اس کا مطلب اور اس الہام کا پس منظر بھی بیان کیا تو انہوں نے وہاں سے الیس اللّٰہ بکاف عبدہ کی ایک انگوٹھی خرید لی اور پھر بار بار اسے دیکھتے اور اس کا ترجمہ پڑھتے اور کہتے واہ کیا ہی خوبصورت عبارت ہے، بہت عظمتوں والے کلمات ہیں۔

یہ جب حضور انور سے ملاقات کے لئے آرہے تھے تو بڑے پریشان اور بے چین تھے اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے متعلق ایک خاص رعب ان پر تھا۔ بار بار ادھر ادھر پھر رہے تھے اور پوچھ رہے تھے کہ کیا ملاقات ہونی ہے۔ تاہم جب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کر کے باہر آئے تو وہ بڑے خوش اور مطمئن تھے اور کہنے لگے اب میں relax ہوں اور حضور انور سے ملاقات کر کے بڑا مزہ آیا، آپ یقیناً ایک نہایت عظیم شخصیت کے مالک ہیں۔

❁...... مالٹا سے آنے والے دوسرے مہمان مائیکل گریک (Michael Grech) صاحب تھے۔ مائیکل گریک صاحب یونیورسٹی آف مالٹا اور جونیئر کالج میں فلاسفی کے لیکچرار ہیں۔ اس کے علاوہ وہ مالٹا کے مشہور انگریزی اخبار دی ٹائمز میں آرٹیکلز بھی لکھتے ہیں۔

یہ بھی جلسہ پر آکر بہت خوش تھے۔ باوجودیکہ مالٹا ایک رومن کیتھولک ملک ہے اور لوگ اپنے نظریات اور اعتقادات میں بہت سخت ہیں اور دوسرے مذاہب حتیٰ کہ عیسائیت کے بعض دوسرے فرقوں کے بارے میں بھی سخت خیالات رکھتے ہیں۔ مگر جلسہ سالانہ پر آنے کے بعد ان کے خیالات میں ایک نہایت مثبت تبدیلی پیدا ہوتی ہے۔

کہتے ہیں کہ ایک جگہ پر جمع ہونا اور لوگوں کے جلسہ گاہ کے ساتھ منسلکہ بڑے ہال میں قیام کرنا اور بعضوں کا خیمہ جات میں قیام کرنا ایک نہایت خوشکن تجربہ ہے اور اس بات نے مجھے بہت متاثر کیا ہے کہ کس طرح لوگ جلسہ سے استفادہ کرنے کے لئے تین دن کے لئے یہاں پر قیام کرتے ہیں۔

ایک دن کھانے کے موقع پر کہنے لگے جب مختلف مذاہب اور اعتقادات کے لوگ ایک جگہ پر اکٹھے کھانا کھا سکتے ہیں تو اجتماعی مفاد کے لئے ایک جگہ پر جمع بھی ہوا جاسکتا ہے۔ نیز احمدی احباب کا یہ طرزِ عمل اس بات کا شاہد ہے کہ ہمیں احمدیوں سے کوئی خطرہ نہیں۔ کیا ایک ہی جگہ پر اتنی محبت سے کھانا کھانے والے دوسرے کو نقصان پہنچا سکتے ہیں؟ ہرگز نہیں اور جماعت احمدیہ اس محبت و اخوت کا عملی اظہار کرتی ہے۔

کہنے لگے وطن سے محبت اور اس سے وفاداری سے متعلق آپ کے قول و فعل کے بعد میری خواہش ہے کہ آپ کو مالٹا کا 'قومی اعزاز' دیا جائے۔ کہنے لگے آپ تو بہت سارے مالٹی لوگوں سے بھی زیادہ patriotic ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ ملاقات کے دوران اس بات کا ذکر ہوا تو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ ایسا ہی ہونا چاہئے۔ حب الوطنی مسلمان کے ایمان کا حصہ ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ ملاقات کے موقع پر ان دونوں مہمانوں نے حضور انور کے ساتھ مختلف موضوعات پر بات کی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ مجھے امید ہے کہ مالٹا کے اخبارات میں مضامین اور اسلام سے متعلق مبلغ سلسلہ کے لیکچرز سے آپ اسلام کی حقیقی تعلیم سے واقف ہونگے۔ حضور انور نے فرمایا کہ اسلام ایک نہایت امن پسند مذہب ہے اور دہشتگردی اور قتل و غارت گری سے اس کا کوئی تعلق نہیں ہے۔

مہمانوں نے حضور انور سے استفسار کیا کہ حضور کبھی مالٹا آئے ہیں؟ جس پر حضور انور نے فرمایا کہ ابھی تک آیا تو نہیں مگر میری خواہش ہے کہ مالٹا بھی ضرور آؤں۔ پھر حضور انور نے پوچھا کہ مالٹا کا کونسا موسم اچھا ہے؟ تو مہمانوں نے بتایا کہ مالٹا کا موسم معتدل رہتا ہے گرمیوں میں درجہ حرات 37 ڈگری تک چلا جاتا ہے تاہم فروری سے اپریل کا موسم نہایت معتدل اور خوشگوار ہوتا ہے۔

مہمانوں نے حضور انور سے شام اور اسرائیل کے حوالہ سے بھی سوالات کئے۔ اور یہ بھی کہ ویٹیکن کے ساتھ جماعت کے کیسے تعلقات ہیں؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ کوئی باقاعدہ آفیشل تعلق اور روابط تو نہیں ہیں تاہم کچھ عرصہ قبل میں نے مختلف ممالک کے سربراہان کو دنیا میں امن کے قیام کے حوالہ سے خطوط لکھے تھے۔ سعودی عرب کے بادشاہ، اسرائیل کے صدر، برطانوی وزیراعظم، امریکہ کے صدر، کینیڈا کے وزیر اعظم، فرانس کے وزیر اعظم، جرمنی کے چانسلر، ایران کے صدر، چائنا کے صدر سب کو یہ خطوط ملے ہیں۔ جواب کم کی طرف سے آیا ہے۔ اوبامہ کی طرف سے پیغام ملا تھا کہ اس کا جواب دینا بڑا مشکل لگ رہا ہے۔ اسی طرح گزشتہ پوپ بینیڈکٹ کو بھی خط لکھا تھا کہ وہ دنیا کے بدلتے ہوئے حالات کے پیش نظر دنیا کو تیسری جنگ عظیم سے بچانے کیلئے اپنا اثر و رسوخ استعمال کریں تاکہ دنیا اس تباہی سے بچ سکے۔ مگر اس خط کا کوئی جواب انہوں نے نہیں دیا یہاں تک کہ اس کو acknowledge ہی نہیں کیا۔ جبکہ یہ خط ہماری جماعت کے ایک ملک کے امیر نے ان کے ہاتھ میں دیا تھا۔ جس پر دونوں مہمان کہنے لگے یہ تو درست نہیں ہے جواب تو دینا چاہئے تھا۔ حضور انور نے فرمایا کہ ہم اعتقاد رکھتے ہیں کہ عیسائیت مذاہب میں ایک بڑا ریلیجس گروپ ہے اور اپنا ایک انٹرنیشنل لیڈر رکھتا ہے جو کہ پوپ ہے۔ پوپ مسیح کے خلیفوں کی طرح ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دونوں مہمانوں سے فرمایا کہ ہماری جماعت کا اصل تعارف مالٹا میں تب ہوگا جب ہماری مسجد بنے گی۔ معلوم نہیں مالٹا میں لوگ اس معاملہ میں کتنا کھلا ذہن رکھتے ہیں۔ جس پر انہوں نے کہا کہ ہماری طرف سے تو اس کا خیر مقدم ہونا چاہئے تاہم سیاسی طور پر اس کا کیا ردعمل سامنے آتا ہے اس سے متعلق کچھ کہا نہیں جاسکتا۔

مبلغ سلسلہ نے بتایا کہ مالٹا میں نئی حکومت ہے اور وہ تنگ نظر نہیں رکھتی اور دوسرے مذاہب کے ماننے والوں کو احترام کی نگاہ سے دیکھتی ہے۔ امید ہے کہ حکومت اس معاملہ پر تعاون کر سکتی ہے۔

مالٹا سے آئے ہوئے مہمان اپنے ساتھ مالٹا کے نقشہ پر مشتمل ایک تحفہ بھی لائے تھے جو انہوں نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں پیش کیا۔

دونوں مہمانوں نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ تصویر بنانے کا شرف بھی حاصل کیا۔

دونوں مہمان جلسہ کے حسن انتظام، جماعت کی مہمان نوازی، محبت و بھائی چارہ کے ماحول اور کارکنان کے بےلوث خدمت کے جذبے سے بہت متاثر ہوئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ یہاں ہمارے کنونشن میں 31 ہزار سے زائد لوگ بغیر کسی مشکل کے ایک چھت کے نیچے تھے۔ لیکن یوکے میں جو جلسہ ہوتا ہے وہاں بھی قریباً اتنی ہی تعداد ہوتی ہے۔ لیکن وہاں کوئی تعمیر شدہ ہال نہیں ہوتا۔ جماعت کی اپنی زمین ہے۔ بغیر تعمیر کے ایک وسیع و عریض قطعہ زمین ہے۔ وہاں ہم ایک عارضی شہر بساتے ہیں اور عارضی انتظام کرتے ہیں۔ تین دن کیلئے ایک village بناتے ہیں۔ 30 ہزار لوگ وہاں بھی آتے ہیں جن کو عارضی مارکیز، شامیانوں اور خیموں کے ذریعہ تمام سہولیات مہیا کی جاتی ہیں۔ آپ وہاں آئیں تو آپ ایک نیا تجربہ دیکھیں گے۔

آخر پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دونوں مہمانوں کو اپنی کتاب World Crisis and Pathway to Peace بھی عطا فرمائی جس پر مہمانوں نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے اس کتاب پر کچھ لکھنے کی درخواست کی۔ جس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ان کتب پر مختصر پیغام اور اپنے دستخط فرمائے۔

مالٹا کے وفد کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ یہ ملاقات گیارہ بجکر 45 منٹ تک جاری رہی۔